S_1997_1_499_507

عدالت عظمی رپوٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

اوسمانیہ یونیورسٹی

بنام۔

وی۔ایس۔متھورنگم اور دیگران

8 جولائی 1997

جی۔این۔رے اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز

سروس کا قانون:

عثمانیہ یونیورسٹی ایکٹ، 1959- دفعہ (1)38 ریٹائرمنٹ کی عمر-عثمانیہ یونیورسٹی تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال مقرر کرتی ہے- کیا اسے غیر تدریسی عملے تک بھی بڑھایا جا سکتا ہے- ہاں۔

الفاظ اور جملے- جہاں تک ممکن ہو'- کے معنی عثمانیہ یونیورسٹی ایکٹ 1959 کی دفعہ (1)38 کے تناظر میں۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے حکام نے عثمانیہ یونیورسٹی ایکٹ 1959 کی دفعہ (1)38 کے تحت یونیورسٹی کے تمام تنخواہ دار عملے کی خدمت کی حالت میں یکسانیت برقرار رکھنے کے مینڈیٹ کو نافذ کرکے ریٹائرمنٹ کی عمر کو بڑھا کر 60 سال کرنے سے انکار کر دیا۔ جواب دہندگان، یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے نے 60 سال کی عمر میں ریٹائرمنٹ کا دعوی کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کرکے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔اس طرح کے دعوے کی اجازت عدالت عالیہ کے واحد جج نے دی اور عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ نے اپیل پر واحد جج کے فیصلے کو برقرار رکھا۔

عدالت عظمیٰ کے سامنے اپیل پر یونیورسٹی کے اہم دلائل یہ تھے کہ (i) ایکٹ کے دفعہ (1)38 میں 'جہاں تک ممکن ہو' کے بیان محاورہ کا یہ ارادہ کبھی نہیں تھا کہ یونیورسٹی کے تمام ملازمین کی شرائط وضوابط بالکل یکساں ہوں۔ (ii) یونیورسٹی نے اصولی طور پر ریاستی حکومت کے ملازمین کی سروس کی شرائط پر عمل کیا۔ (iii) تدریسی عملے کی 60 سال کی عمر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارش کے مطابق مقرر کی گئی تھی۔ (iv) یونیورسٹی نے اپنے ملازمین کی سروس کی شرائط کو برقرار رکھنے کے لیے قبول شدہ پالیسی پر عمل کیا تھا۔محکمہ تعلیم ریاستی حکومت کے سرکاری ملازمین کے برابر۔

دوسری طرف جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ (i) ایکٹ کی دفعہ (1) 38 کے پیش نظر یونیورسٹی

کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر لانے میں کوئی ناقابل عملیت نہیں ہے اور (ii) ایکٹ کی دفعہ 35 اے کے تحت حکومت کو یونیورسٹی سے منسلک کالجوں کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی سروس کی شرائط کو ریگولیٹ کرنے کا اختیار حاصل ہے، حکومت نے یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے لیے ریٹائرمنٹ کی مختلف عمر کی اجازت دی تھی اور غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ طے نہیں کی تھی۔ ریاست آندھرا پردیش میں سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر 58 سال تھی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد:.1 اپیل کنندہ یونیورسٹی اپنی اس دلیل میں جائز ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی ایکٹ کی دفعہ (1) 38 لچک کو تسلیم کرتی ہے اور 'جہاں تک ممکن ہو' کے بیان محاورہ سے اس میں اندرونی لچک پیدا ہوتی ہے۔ (506-بی)

.2 اپیلنٹ یونیورسٹی کے لیے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو تبدیل کرنے کی ضرورت تھی۔ (506-بی)

.3 اگر انتظامیہ کی ضرورت کے لیے ایسی مختلف شرائط ضروری ہو جاتی ہیں اور اگر دوسری صورت میں اپنے ملازمین کے مختلف زمروں کی خدمت کے حالات میں یکسانیت لانا ناقابل عمل ہو تو اپیلنٹ یونیورسٹی کو دفعہ (1) 38 کے دائرے میں ملازمین کے مختلف زمروں کے لیے خدمت کی مختلف شرائط متعارف کرانے کے لیے جائز قرار دیا جائے گا۔ (506-بی-ڈی)

.4 اگر یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے لیے خدمت کی یکساں شرائط بصورت دیگر ناقابل عمل نہیں ہیں، تو یونیورسٹی ایکٹ کے دفعہ (1) 38 کے مینڈیٹ کی وجہ سے اس طرح کی یکسانیت کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری کے تحت ہے۔ (506-D-ای)

.5 قانون کے تحت کوئی زبردستی نہیں ہے کہ یونیورسٹی اپنے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے لیے ریٹائرمنٹ کی اتنی ہی عمر برقرار رکھنے کا پابند ہے جتنی ریاستی حکومت کے ملازمین کے لیے دستیاب ہے۔ (506-ای-ایف)

.6 چونکہ سرکاری ملازمین کے برابر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو برقرار رکھنے کے لیے ایسی کوئی قانونی پابندی نہیں ہے، اس لیے یونیورسٹی نے اپنے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اضافہ کیا ہے۔ لہذا، یونیورسٹی قانون کی دفعہ (1) 38 کے تحت مینڈیٹ کو پورا کرتے ہوئے یونیورسٹی کے تنخواہ دار عملے کے سروس کے حالات میں برابری لانے کے لیے غیر تدریسی عملے کے سروس کے حالات میں برابری لانے

کے لیے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر آسانی سے بڑھا سکتی ہے۔(506-ایف-جی)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1990 کی دیوانی اپیل نمبر 08-1107

آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈبلیو۔ اے۔ نمبر۔ 476/87 اور ڈبلیو۔ پی۔ نمبر۔5031/83 مورخہ 20.4.89/17.5.89 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے سالیسیٹر جنرل ٹی۔۔آر ۔آندھیارجینا اور مسٹر ٹی۔وی۔رتنم۔

جواب دہندگان کے لیے اے۔سبّاراؤ اور ڈی۔ پرکاش ریڈی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جی۔این۔رے،جسٹس۔ ان اپیلوں میں شامل مختصر سوال یہ ہے کہ کیا عثمانیہ یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھا کر 60 سال کی جانی چاہیے جب کہ یونیورسٹی نے یونیورسٹی کے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال مقرر کی ہے۔چونکہ عثمانیہ یونیورسٹی کے حکام نے عثمانیہ یونیورسٹی ایکٹ 1959 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ (1)38 کے تحت یونیورسٹی کے تمام تنخواہ دار عملے کی خدمات کے حالات میں یکسانیت برقرار رکھنے کے مینڈیٹ کو نافذ کر کے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو 60 سال تک بڑھانے سے انکار کر دیا، اس لیے یونیورسٹی کے متعدد غیر تدریسی عملے نے 60 سال کی ریٹائرمنٹ کی عمر کا دعوی کرتے ہوئے عرضی درخواست دائر کر کے آندھرا پردیش عدالت عالیہ کا رخ کیا۔اس طرح کے دعوے کی اجازت فاضل واحد جج نے دی تھی اور متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے رٹ درخواست کنندگان کے اس دعوے کو بھی برقرار رکھا ہے کہ یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر بھی 60 سال ہوگی۔

عثمانیہ یونیورسٹی کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سالیسیٹر جنرل نے کہا ہے کہ ایکٹ کے ذیلی دفعہ (1) کے دو الگ الگ حصے ہیں۔ پہلے حصے میں کہا گیا ہے کہ جب تک کہ دوسری صورت میں فراہم نہ کیا جائے، یونیورسٹی کے ہر تنخواہ دار افسر کا تقرر تحریری معاہدے کے تحت کیا جائے گا اور دفعہ 38 کی ذیلی دفعہ (1) کے دوسرے حصے میں کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی کے ایسے تنخواہ دار افسران سے متعلق سروس کی شرائط جہاں تک ممکن ہو یکساں ہوں گی سوائے ان کو ادا کی جانے والی تنخواہوں کے۔

جناب سالیسیٹر جنرل نے زور دیا کہ یونیورسٹی میں تدریسی اور غیر تدریسی دونوں شعبوں میں ملازمین کی بڑی تعداد ہے۔ایسے محکموں میں سے ہر ایک میں مختلف کیڈر ہوتے ہیں جن کی تنخواہ کا ڈھانچہ مختلف ہوتا ہے۔چونکہ ملازمین کا تعلق مختلف کیڈروں سے ہے جو مختلف قسم کے فرائض اور ذمہ داریوں کو

نبھاتے ہیں، اس لیے یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے ایسے متنوع کیڈروں کے لیے تنخواہ کے ڈھانچے کے علاوہ بالکل یکساں سروس کی شرائط کا تعین کرنا فطری طور پر قابل عمل نہیں ہے۔ تدریسی اور غیر تدریسی اداروں میں مختلف کیڈروں کے سروس کے حالات میں کچھ حد تک لچک کی محسوس کردہ ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے، ایکٹ کی دفعہ 38 کی ذیلی دفعہ (1) میں، یہ خاص طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ یونیورسٹی کے ملازمین کی سروس کی شرائط جہاں تک ممکن ہو یکساں ہوں گی۔ اس طرح کا اظہار واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اگرچہ بڑے پیمانے پر ملازمین کی سروس کی شرائط یکساں ہوں گی، لیکن ملازمین کی سروس کی شرائط پر اثر انداز ہونے والی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لیے سروس کی شرائط میں کچھ فرق ہونے کے مواقع ہو سکتے ہیں۔

جناب سالیسیٹر جنرل نے یہ بھی زور دیا کہ ریٹائرمنٹ کی عمر بلاشبہ ایک ملازم کی خدمت کی ایک اہم شرط ہے۔ اس سے پہلے، یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے دونوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر 55 سال ہونے پر یکساں تھی۔ ریٹائرمنٹ کی اس طرح کی عمر کو بعد میں بڑھا کر 58 سال کر دیا گیا جب ریاستی حکومت نے اپنے ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اضافہ کیا کیونکہ یونیورسٹی، اصولی طور پر، ریاستی حکومت کے ملازمین کی سروس کی شرائط پر عمل کرتی ہے۔ لیکن یونیورسٹی کے تدریسی عملے کے مختلف کیڈروں جیسے لیکچررز، ریڈرز، اسسٹنٹ پروفیسر، پروفیسر وغیرہ کی تنخواہ کے ڈھانچے اور یونیورسٹی کے ایسے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کے حوالے سے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کے پیش نظر، یونیورسٹی کو اپنے تدریسی عملے کے حوالے سے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی ایسی سفارشات کو نافذ کرنا پڑا۔ مسٹر سالیسیٹر جنرل نے عرض کیا ہے کہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن جیسے باوقار ادارے کی سفارشات کو دبایا نہیں جا سکتا اور درحقیقت تمام یونیورسٹیوں نے اس طرح کی سفارشات کو شائستگی سے قبول کر کے ان پر عمل درآمد کیا ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے یہ سفارش کی گئی تھی کہ تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عام عمر 60 سال ہوگی۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی اس طرح کی سفارشات یونیورسٹی کے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں تبدیلی کے لیے ضروری تھیں اور یونیورسٹی نے اپنے عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھا کر ریٹائرمنٹ کی عمر کی سفارشات کو نافذ کیا ہے۔ یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے کی بڑی تعداد کے لیے، ریٹائرمنٹ کی عمر میں اس طرح کا اضافہ نہ تو مطلوب سمجھا جاتا تھا اور نہ ہی قابل عمل۔

اس سلسلے میں جناب سالیسیٹر جنرل نے اسٹراوڈز جوڈیشل ڈکشنری آف ورڈز اینڈ فریسز (چوتھا ایڈیشن) جلد۔ 4 پی۔ 2068 کا حوالہ دیتے ہوئے "جہاں تک ممکن ہو" کے معنی کا حوالہ دیا ہے یہ اشارہ کیا

گیا ہے کہ اگر ممکن ہوتو کسی کام کو کرنے کا فرض کاروباری معنوں میں 'عام طور پر' 'اگر معقول طور پر ممکن ہو' کا مطلب ہے۔ اسی طرح، 'جہاں تک ممکن ہو' کا مطلب 'جہاں تک ممکن ہو مستقل طور پر زیر بحث مینوفیکچرنگ کو لے جانے کے ساتھ' رکھا گیا ہے۔ فاضل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے یہ دلیل دی ہے کہ اس کا یہ ارادہ کبھی نہیں تھا کہ یونیورسٹی کے تمام ملازمین کے شرائط وضوابط بالکل یکساں ہوں۔ واضح طور پر، مذکورہ وجہ سے، ایکٹ کے دفعہ (1) 38 میں 'جہاں تک ممکن ہو' کا بیان محاورہ فراہم کر کے لچک متعارف کرائی گئی تھی۔ (جناب سالیسیٹر جنرل نے یہ بھی پیش کیا ہے کہ چونکہ یونیورسٹی کے تدریسی عملے کی خدمات کی شرائط کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کی بنیاد پر منظم کیا جاتا تھا، اس لیے تدریسی عملے کی خدمات کی شرائط کو مختلف طریقے سے وضع کیا گیا تھا۔ لیکن جہاں تک یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے کا تعلق ہے، ایسے تمام غیر تدریسی عملے کے ساتھ یکساں سلوک کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے لیے ریٹائرمنٹ کی مختلف عمر کا تعین نہ صرف قانونی اور یونیورسٹی کے حکام کے اختیار میں ہے بلکہ اس طرح کی کارروائی بھی غیر معقول یا من مانی یا عجیب وغریب نہیں ہے۔ انہوں نے دعوی کیا ہے کہ تدریسی اور غیر تدریسی عملہ فطری طور پر دو مختلف قسم کی خدمات رکھتے ہیں۔ لہذا، ملازمین کے یہ دو زمرے بنیادی طور پر غیر مساوی ہیں۔ لہذا، غیر مساوی لوگوں کے ساتھ مختلف سلوک کرنے سے آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں، جناب سالیسیٹر جنرل نے ریاست مغربی بنگال اور دیگر بنام گوپال چندر پال اور دیگر، (1995) ضمیمی 3 ایس سی سی 327 میں اس عدالت فیصلے کا بھی حوالہ دیا ہے۔ مذکورہ معاملے میں، 60 سال کی ریٹائرمنٹ کی عمر جو محکمہ تعلیم کے گورنمنٹ اسکول کے تدریسی عملے کے لیے دستیاب تھی، محکمہ تعلیم کے معائنہ عملے کے لیے دستیاب نہیں کی گئی تھی جس کی ریٹائرمنٹ کی عمر 58 سال تھی۔ مذکورہ فیصلے میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ محکمہ تعلیم کا تدریسی عملہ اور معائنہ کرنے والا عملہ الگ اور آزاد خدمات ہیں اور اگر مواقع پر ایک خدمت سے دوسری خدمت میں منتقلی کی اجازت دی گئی ہو تو بھی مختلف خدمت کرنے والا محکمہ تعلیم کا معائنہ کرنے والا عملہ ریٹائرمنٹ کی عمر کے معاملے میں تدریسی عملے کے ساتھ برابری کا دعوی نہیں کر سکتا۔

جناب سالیسیٹر جنرل نے پیش کیا ہے کہ عدالت عالیہ نے 'جہاں تک ممکن ہو' کی حقیقی اہمیت کو سراہا نہیں ہے۔ عدالت عالیہ اس بنیاد پر آگے بڑھی ہے کہ جب تک اس پر عمل درآمد کرنا ناممکن نہ ہو، قانون کی دفعہ (1) 38 کے تحت مینڈیٹ کی وجہ سے تدریسی اور غیر تدریسی دونوں اداروں کے ملازمین کی خدمت کی شرائط کو یکساں بنایا جانا چاہیے۔ مسٹر سالیسیٹر جنرل نے عرض کیا ہے کہ عدالت عالیہ کا 'جہاں تک ممکن ہو' کے بیان محاورہ کا اس طرح پڑھنا مذکورہ بیان محاورہ کے قبول شدہ معنی کے منافی ہے۔ یونیورسٹی ملازمین کے دو

الگ الگ زمروں یعنی تدریسی عملے اور غیر تدریسی عملے کے سلسلے میں اپنے ملازمین کے لیے ریٹائرمنٹ کی مختلف عمر طے کرنے کی اہل ہے، اگر صحیح وجہ سے یونیورسٹی کو لگتا ہے کہ ملازمین کے ایک الگ گروپ کے لیے ریٹائرمنٹ کی مختلف عمر متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ مسٹر سالیسیٹر جنرل نے عرض کیا ہے کہ یونیورسٹی نے اپنے طور پر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اضافہ کر کے تدریسی عملے کے ساتھ سازگار سلوک کرنے کے لیے اقدامات نہیں کیے لیکن ایسا فیصلہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کے پیش نظر کرنا پڑا۔ یونیورسٹی نے غیر تدریسی محکمے میں اپنے ملازمین کی سروس کی شرائط کو ریاستی حکومت کے سرکاری ملازمین کے برابر برقرار رکھنے کے لیے یونیورسٹی کی قبول شدہ پالیسی پر بھی عمل کیا ہے۔ مذکورہ بالا حالات میں، عدالت عالیہ کا یہ ہدایت دینے کا متنازعہ فیصلہ کہ یونیورسٹی کا غیر تدریسی عملہ بھی 60 سال کی عمر میں سبکدوش ہو جائے گا، برقرار نہیں رکھا جا سکتا اور اس لیے اس طرح کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

نجی مدعا علیہان جو عدالت عالیہ کے سامنے رٹ درخواست کنندگان ہیں، کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر سبّا راؤ نے، تاہم، فاضل سالیسیٹر جنرل کی طرف سے کیے گئے دلائل سے اختلاف کیا ہے۔ مسٹر سبّا راؤ نے پیش کیا ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 38 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ یونیورسٹی کے تمام تنخواہ دار ملازمین کی سروس کی شرائط 'جہاں تک ممکن ہو' یکساں ہونی چاہئیں، یہ دیکھنے کے بعد بھی کہ تدریسی اور غیر تدریسی دونوں اداروں میں یونیورسٹی کے ملازمین کی بڑی تعداد کے فرائض کی نوعیت مختلف ہونے کا امکان ہے اور دونوں اداروں کے ملازمین کا تعلق بھی مختلف کیڈروں سے ہے۔ مسٹر سبّا راؤ کے مطابق، ایکٹ کی دفعہ (1) 38 اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اگر دوسری صورت میں بالکل نا قابل عمل یا ناممکن نہیں ہے، تو یونیورسٹی کو اپنے تمام ملازمین کی سروس کی شرائط پر یکسانیت برقرار رکھنی چاہیے چاہے وہ ایسے ملازمین کا تعلق تدریسی عملے سے ہو یا غیر تدریسی عملے سے۔ فوری صورت میں، یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں یکسانیت لانے میں کوئی نا قابل عمل نہیں ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کی وجہ سے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اضافہ کرنے کا یونیورسٹی کا جواز ہو سکتا ہے، لیکن چونکہ تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اس طرح کی تبدیلی یونیورسٹی کے غیر تدریسی عملے کے سلسلے میں آسانی سے نافذ کی جا سکتی ہے، اس لیے یہ دعوی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ غیر تدریسی عملے کے ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اسی طرح کی تبدیلی نہ تو قابل عمل ہے اور نہ ہی ممکن ہے۔ جناب سبّا راؤ نے پیش کیا ہے کہ ریاست آندھرا پردیش کی متعدد یونیورسٹیوں میں غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال ہے حالانکہ سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر 58 سال ہے۔ اس سلسلے میں جناب سبّا راؤ نے آندھرا یونیورسٹی ایکٹ، 1925

توضیعات کا حوالہ دیا ہے۔ آندھرا یونیورسٹی ایکٹ کی دفعہ 35 اے کے تحت، ریاستی حکومت کو کالجوں کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی سروس کی شرائط کے تحت الحاق شدہ کالجوں کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے ممبروں کی درجہ بندی، بھرتی کے طریقے، سروس کی شرائط، تنخواہ اور الاؤنس اور نظم وضبط اور طرز عمل کے حوالے سے ضابطے بنانے کا اختیار ہوگا، حکومت نے یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے لیے ریٹائرمنٹ کی مختلف عمر کی اجازت دی ہے اور غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر اس بنیاد پر 58 سال مقرر نہیں کی ہے کہ ریاست آندھرا پردیش میں سرکاری ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر 58 سال ہے۔ لہذا، یونیورسٹی کی یہ استدعا کہ یونیورسٹی غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی اتنی ہی عمر طے کرنے کی پابند ہے جتنی ریاستی حکومت کے سرکاری ملازمین کے لیے دستیاب ہے اور مذکورہ وجہ سے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال نہیں کی جا سکتی حالانکہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کو نافذ کرنے کے لیے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر 60 سال تک بڑھا دی گئی ہے، برقرار نہیں رکھی جا سکتی۔ جناب سبا راؤ نے عرض کیا ہے کہ یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے دونوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں یکسانیت لانے کے لیے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو بڑھا کر 60 سال کرنا نہ تو ناقابل عمل ہے اور نہ ہی غیر معقول یا ناپسندیدہ۔ لہذا، ان اپیلوں میں عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم میں مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا جاتا ہے۔

مقدمے کے حقائق اور حالات اور فاضل سالیسیٹر جنرل اور جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل کی طرف سے پیش عرضیوں پر محتاط غور کرنے کے بعد، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یونیورسٹی کا تدریسی اور غیر تدریسی عملہ الگ اور الگ زمرے ہیں۔ یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے ذریعے انجام دیے جانے والے فرائض کی نوعیت بھی مختلف ہے۔ لہذا، تدریسی اور غیر تدریسی دونوں محکموں میں خدمت کے درجہ بندی میں تنخواہ کے مختلف پیمانوں کے علاوہ، یہ مانا جا سکتا ہے کہ دو الگ الگ اور مختلف محکموں یعنی تدریسی اور غیر تدریسی محکموں کی خدمت کی نوعیت فطری طور پر مختلف ہے۔ جناب سالیسیٹر جنرل اپنی اس دلیل میں جائز ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ (1) 38 لچک کو تسلیم کرتی ہے اور 'جہاں تک ممکن ہو' کا بیان محاورہ اس میں ایک اندرونی لچک کو ظاہر کرتا ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے یونیورسٹی کے لیے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو تبدیل کرنے کی ضرورت تھی۔ یونیورسٹی، ہمارے خیال میں، دفعہ (1) 38 کے دائرے میں ملازمین کے مختلف زمروں کے لیے خدمت کی مختلف شرائط متعارف کرانا جائز ہوگا اگر مختلف زمروں کے ملازمین کے لیے خدمت کی ایسی مختلف شرائط انتظامیہ کی ضرورت کے لیے ضروری ہو جائیں اور اگر اس کے ملازمین کے مختلف زمروں کی خدمت کے حالات میں یکسانیت لانا

دوسری صورت میں نا قابل عمل ہو۔اسی وجہ سے، یونیورسٹی کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ملازمین کے مختلف زمروں کے لیے ریٹائرمنٹ کی عمر کو مختلف طریقے سے متعارف کرائے، اگر انتظامیہ کی محسوس کردہ ضرورت کی بنیاد پر ریٹائرمنٹ کی اس طرح کی مختلف عمر کا تعارف جائز قرار دیا جا سکتا ہے۔لیکن اگر یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کے لیے خدمت کی یکساں شرائط بصورت دیگر نا قابل عمل نہیں ہیں،تو یونیورسٹی ایکٹ کے دفعہ (1) 38 کے مینڈیٹ کی وجہ سے اس طرح کی یکسانیت کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری کے تحت ہے۔فوری صورت میں، ہم یہ نہیں پاتے کہ یونیورسٹی کے لیے تدریسی اور غیر تدریسی عملے دونوں کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں برابری برقرار رکھنا بالکل قابل عمل نہیں ہے۔قانون کے تحت کوئی زبردستی نہیں ہے کہ یونیورسٹی اپنے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی اسی عمر کو برقرار رکھنے کا پابند ہے جو ریاستی حکومت کے ملازمین کے لیے دستیاب ہے۔چونکہ سرکاری ملازمین کے برابر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو برقرار رکھنے کے لیے ایسی کوئی قانونی پابندی نہیں ہے، اس لیے یونیورسٹی نے اپنے تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں اضافہ کیا ہے۔لہذا، یونیورسٹی قانون کی دفعہ (1) 38 کے تحت مینڈیٹ کو پورا کر کے یونیورسٹی کے تنخواہ دار عملے کے سروس کے حالات میں برابری لانے کے لیے غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو آسانی سے بڑھا سکتی ہے۔ ریاست آندھرا پردیش کی کچھ یونیورسٹیوں کے ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر ریاستی حکومت آندھرا پردیش کے ملازمین سے مختلف ہے۔جناب سبّا راؤ کی طرف سے یہ درست دعوی کیا گیا ہے کہ اگرچہ ریاستی حکومت کو خود آندھرا پردیش یونیورسٹی کے ملازمین کی ملازمت کی شرائط کو منظّم کرنے کا اختیار حاصل ہے،لیکن ریاستی حکومت نے مذکورہ یونیورسٹی کے ملازمین کی ریٹائرمنٹ کی عمر مختلف طریقے سے طے کی ہے۔لہذا، یہ دعوی نہیں کیا جا سکتا کہ عثمانیہ یونیورسٹی کے تدریسی اور غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں یکسانیت لانا یا تو ناپسندیدہ یا نا قابل عمل ہے۔لہذا، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ کہ جب یونیورسٹی کے تدریسی عملے کی عمر بڑھا کر 60 سال کر دی گئی ہے، غیر تدریسی عملے کی ریٹائرمنٹ کی عمر کو بھی اسی طرح تبدیل کیا جانا چاہیے تا کہ قانون کی دفعہ (1) 38 کے تحت مینڈیٹ کی اطاعت کرتے ہوئے یونیورسٹی کے تنخواہ دار عملے کی سروس کی شرائط میں برابری لائی جا سکے، جائز ہے۔اس لیے ہمیں عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔اس لیے یہ اپیلیں نا کام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر خارج کر دی جاتی ہیں۔

آر۔کے۔ایس۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24